Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | یکم ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ ۵ ہجرت ۱۳۵۲ھ ۵ مئی ۱۹۷۳ء | نمبر ۹۹

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چند مہتم بالشان بشارتیں

کہ مجھے مامور کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں

جو تیری ذلت چاہے میں اُسے ذلیل کرونگا۔ اللہ تیرا اجر ہے اور اللہ تجھے تیرا جلال عطا کریگا

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ اللہ تعالیٰ کی چند مہتم بالشان بشارتوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ عاجز خدا تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اس تکفیر کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اس زمانہ کے علماء کی آوازیں آرہی ہیں کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ نداء ہے کہ

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخکنی کرو۔ اور ایک طرف الہام ہوتا ہے۔

یَتَرَبَّصُوْنَ عَلَیْکَ الدَّوَائِرَ عَلَیْھِمْ دَآئِرَۃُ السَّوْءِ۔

اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس شخص کو سخت ذلیل اور رسوا کریں۔ اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے۔

اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ اَللّٰہُ اَجْرُکَ اللّٰہُ یُعْطِیْکَ جَلَالَکَ۔

اور ایک طرف مولوی لوگ فتوے پر فتوے لکھ رہے ہیں کہ اس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ اور ایک طرف خدا تعالیٰ اپنے اس الہام پر متواتر زور دے رہا ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔

غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدا تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھئے کہ فتح کس کی ہوتی ہے"۔

(نشان آسمانی صفحہ ۳۸، ۳۹۔ بحوالہ "تذکرہ" طبع دوم صفحہ ۲۰۴، ۲۰۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۴ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔

لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۴ ہجرت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ "ٹیکہ لگوانے کی وجہ سے کچھ حرارت ہے اور بدن میں درد کی تکلیف بھی ابھی چل رہی ہے"۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل شفا بخشے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے مکرم بشارت الرحمٰن صاحب ظفر کو ۸ فروری کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام صادقہ تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کی پوتی اور محترم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ روس کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو خادمۂ دین بنائے اور عمر میں برکت دے۔ آمین

انڈونیشیا کے ایک پرانے مخلص احمدی دوست مکرم عبدالجلیل صاحب کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب انکی صحتیابی کے لئے دعا کریں۔

(نائب وکیل التبشیر)

یوم خلافت ۲۷ مئی بروز اتوار

جماعتیں اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کریں!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال فرمایا۔ اس سے اگلے روز ۲۷ مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب عمل میں آیا اور اس طرح خدا تعالیٰ کے اذن سے جماعت میں خلافت کا بابرکت نظام قائم ہوا۔

حسب سابق ۲۷ مئی کو تمام احمدی جماعتیں اپنے اپنے ہاں جلسے منعقد کریں۔ جن میں خلافت کی اہمیت و ضرورت اور اس کی برکات پر تقاریر کی جائیں۔

جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد ربوہ کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت، غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ہجرت ۱۳۵۲ ہش

ابتلاء کے وقت مومنوں کا اصل اور حقیقی ہتھیار

خدائی جماعتوں کے افراد اگرچہ غلبۂ حق کی خاطر بڑھ چڑھ کر مالی و جانی قربانیوں سے کام لیتے اور ہر ممکن تدابیر بروئے کار لاتے ہیں لیکن ان کا پہلا اور آخری ہتھیار دُعا ہی ہوتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بغیر اس عظیم الشان مہم میں ہرگز بھی کامیاب نہیں ہو سکتے اور حصولِ نصرتِ الٰہی کا ایک بڑا اور اہم ذریعہ دُعا ہی ہے۔ چنانچہ ایک طرف وہ بڑھ چڑھ کر مالی و جانی قربانیاں پیش کر رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر کر وہ اسکے حضور تضرع اور ابتہال سے دُعائیں کر رہے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آسمان سے فوجِ ملائک اتار کر ان کی مدد فرمائے اور انہیں ان کے مقصد میں کامیابی بخشے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت کے بموجب غلبۂ حق کی اس مہم کے دوران جب انہیں ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزرنا اور مشکلات و مصائب سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو دعاؤں میں ان کا شغف اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ جوں جوں مصائب بڑھتے اور مہیب شکل اختیار کرتے ہیں اسی قدر ان کے اندر سوز و گداز اور تضرع و ابتہال کی کیفیت بڑھتی ہے اور وہ انتہائی اضطراب کی حالت میں جب پورے استقلال کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں تو ایسی متضرعانہ اور مضطربانہ دُعائیں جنابِ الٰہی میں مقبول ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا وسیلہ ثابت ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی تائید و نصرت نازل ہو کر مشکلات و مصائب کو کالعدم کر کے رکھ دیتی ہے جس کے نتیجہ میں وہ اور زیادہ برق رفتاری کے ساتھ غلبۂ حق کی منزل کی طرف بڑھنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنی منزل کے اور زیادہ قریب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کا سارا زور دعا ہی پر ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے اسی لئے سب سے زیادہ زور دعا ہی پر دیا ہے۔ آپؑ نے جہاں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے بڑھ چڑھ کر مالی و جانی قربانیاں پیش کرنے کی تلقین فرمائی ہے وہاں کامیابی کے اصل اور حقیقی ذریعہ یعنی دعا پر بھی بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر آپؑ نے دُعا کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:-

"ساری عقدہ کشائیاں دُعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے صرف ایک دُعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے۔ ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے۔ ہمارے بس میں ایک ذرہ بھر بھی نہیں ہے مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کر دے۔ انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہیئے کہ توکل کو کبھی ہاتھ سے نہ دے۔ . . . اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے مگر انسان کو چاہیئے کہ یاس کو پاس نہ آنے دے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲)

یہ امر واضح کرنے کے علاوہ کہ تمام عقدہ کشائیاں دُعا ہی کے ذریعہ ہوتی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مومنوں پر ابتلاء آنے کی ایک غرض یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ تا مومنوں کے اندر اضطراب پیدا ہو اور دعا کے لئے جوش بڑھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس ابتلاء میں سرخرو ہونے کے لئے گڑگڑا گڑگڑا کر دُعائیں مانگیں اور اس طرح قبولیت دعا کا مظاہرہ اُس کی معجزانہ قدرت کے جلوے دیکھیں اور اس کے افضال و انعامات کے مورد بنیں۔ چنانچہ حضورؑ مومنوں کو پیش آنیوالے ابتلاؤں اور مصائب کی اس غرض پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ابتلاؤں کے آنے میں ایک سِرّ یہ بھی ہوتا ہے کہ دُعا کے لئے جوش بڑھتا ہے کیونکہ جس قدر اضطرار اور اضطراب بڑھتا جاوے گا اسی قدر روح میں گداز شی ہوتی جائے گی اور یہ دعا کی قبولیت کے اسباب میں سے ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۵)

اور بالخصوص جب یہ ابتلاء حق کے مخالفوں کی طرف سے مقبولین کو دُکھ اور ایذا پہنچانے کی شکل میں ظاہر ہو اور مخالفین کی ایذا دہی اپنی انتہاء کو پہنچ جائے تو پھر خدا تعالیٰ مقبولین کی دُعاؤں کو ایسے خارق عادت رنگ میں قبول فرماتا ہے کہ وہ قبولیت اور اس کا عملی ظہور ایک مہتم بالشان خدائی نشان کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے بلکہ ایسے وقت میں اضطراب کے باوجود مومنوں کے دل اور زیادہ تسلی پکڑ جاتے ہیں کہ اب خدائی نشان ظاہر ہونے ہی والا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں قبول ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابتِ دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے اور اس شدید بے قراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا اُن کی سُنتا ہے، اور اُس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانے کی طرح ہے، مقبولوں کے ذریعے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں۔ اور جب حد سے زیادہ اُن کو دُکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر۔ کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا اُن لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اُس کے ہو جاتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱)

سو گویا ابتلاء بھی مومنوں کے لئے ترقی کا ایک ذریعہ ہوتے ہیں۔ وہ ایک طرح سے کھاد کا کام دیتے ہیں جس کے اثر سے کھیتی خوب لہلہاتی اور سرسبز و شاداب ہوتی ہے۔ اسی طرح ابتلاء اللہ تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ کے ماتحت مومنوں کو اور زیادہ ترقیوں سے ہمکنار کرنے کے لئے ہی آتے ہیں۔ اس لئے مومنوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ ابتلاؤں کے دوران یاس کو پاس نہ آنے دیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے اسکے حضور متضرعانہ دُعاؤں میں مصروف ہو جائیں اور اس بات پر کامل یقین رکھیں کہ خدا تعالیٰ ان کی دُعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اپنی تائید و نصرت کا چمکتا ہوا نشان ظاہر فرمائیگا جسکے نتیجہ میں وہ پہلے سے بھی زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ غلبۂ اسلام کی منزل کی طرف بڑھنا شروع کر دینگے۔ اضطراب کی حالت میں بھی یہ خدائی بشارت ان کے لئے از حد تسلی اور سکینت و اطمینان کا موجب ہوتی ہے کہ:-

"جب حد سے زیادہ انکو دُکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر"

تقریب شادی

ربوہ ۔ ۲۱ اپریل ۱۹۷۳ء بعد نماز عصر عزیزہ امۃ النصیر سلمہا بنت مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری اور عزیز مکرم مولوی صالح محمد صاحب شاہد ابن مکرم جناب فتح محمد صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر پڑھا تھا۔ عزیزہ امۃ النصیر سلمہا حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ کی پوتی اور حضرت مرزا محمد شفیع صاحبؓ کی نواسی ہیں۔

۲۱ اپریل کو تقریب رخصتانہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ اسکے بعد مکرم افراح احمد صاحب ابن مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال نے مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر کی دعائیہ نظم جو خاص اس موقع کیلئے کہی گئی تھی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

۲۲ اپریل کو مکرم جناب فتح محمد صاحب نے اپنے مکان واقعہ دارالنصر غربی پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم جناب سید داؤد احمد صاحب مرحوم کے چند شمائل

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

کتنے خوش قسمت اللہ کا یاب انسان وہ ہیں جو اپنی اس عارضی اور محدود زندگی سے دائمی اور مستقل زندگی کے لئے پورا زادِ راہ جمع کر لیتے ہیں۔ وہ جب دنیا میں آتے ہیں تو تکلیف ولادت سے رو رہے ہوتے ہیں۔ جب اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں تو سارے جہاں کو روتا چھوڑ کر جاتے ہیں۔ ان پر آسمان بھی روتا ہے اور زمین بھی۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں ایک عرب شاعر نے کہا ہے۔

انت الذی ولدتک امک باکیا
والناس حولک یضحکون سرورا

فاحرص علی عمل تکون اذا بکیٰ
فی وقت موتک ضاحکا مسرورا

کہ اے انسان! جب تیری والدہ تجھے جنم دیتی ہے تو تو رو رہا ہوتا ہے اور لوگ تیری ولادت سے خوشی سے ہنس رہے ہوتے ہیں۔ تو دنیا میں ایسے نیک اعمال بجا لا کہ جب تیری وفات کا وقت آئے تو تو خوش اور مسکراتا جائے اور لوگ روتے اور رو رہے ہوں۔

ہمارے نہایت قابل و محسن بزرگ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند اکبر جناب سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ مرحوم بھی ایسے ہی پارسا اور سراپا عمل انسان تھے کہ جن پر مندرجہ بالا اشعار کا پورا پورا اطلاق ہوتا ہے۔

مرحوم سید داؤد احمد صاحب نے ۱۹۷۲ء کی عمر میں ایسے اعلیٰ کارنامے سرانجام دیئے ہیں کہ ان کا ذکر خیر ہمیشہ باقی رہے گا۔ ان کی طبیعت میں غربا و مساکین اور محتاجوں کے لئے ہمدردی کے نہایت جذبات تھے۔ وہ مقدور بھر اس میدان میں سائلوں اور مجرد سلسلہ کی مدد کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں غیر معمولی قابلیت دی تھی اس قابلیت کا سلسلہ کے اہم مواقع پر نمایاں اظہار ہوتا تھا جلسہ سالانہ ہو یا سالانہ اجتماع انصار اللہ ہو یا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بلاد غربیہ سے کامیاب مراجعت کی خوشی میں سب اہل ربوہ کی دعوت کا انتظام ہو ہر موقعہ پر محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی قابلیت اور حسنِ انتظام جلوہ گر ہوتا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی اخر لندن کے سفر سے واپسی پر پہلی دعوتِ عام کا جس سلیقے خوبصورتی اور جس قرینے سے جناب میر صاحب مرحوم نے انتظام کیا تھا وہ آنکھوں کے سامنے ہے اور آج تک اس کی بے نظیری کا سب کو اعتراف ہے۔

حضرت میر داؤد احمد صاحب میں ایک عظیم خوبی ان کی خاکساری تھی وہ نسائرن اور وضعداری کے بہت پابند تھے۔ مگر باوجود ہمہ انانیت اور تکبر و غرور سے محفوظ انسان تھے

۲۰ فروری ۱۹۷۳ء کو گولبازار کی نجنہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس کے لئے تشریف لانے والے تھے مگر اپنی علالت اور ضعف کی وجہ سے حضور نے عین وقت پر اس عاجز کو سنگ بنیاد رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ صدر محلہ مکرم حکیم شیخ خورشید احمد صاحب شاد نے اس موقعہ پر جن بزرگوں کو مدعو کر رکھا تھا ان میں محترم جناب میر داؤد احمد صاحب کا اسم گرامی بھی تھا جب خاکسار نے انہیں کہا کہ حضرت آگے بڑھ کر انہیں دیکھیں تو کہنے لگے کہ میں کیا ان سے حضرت بن گیا ہوں میں نے کہا کہ حضرت خود نہیں بنا کرتے اللہ بناتا ہے۔ اور آپ کو ہماری نگاہوں میں یہ درجہ حاصل ہے اس وقت یہ وہم بھی نہ تھا کہ میری ان سے یہ آخری ملاقات اور آخری گفتگو ہوگی۔ وہ جلد بعد پشاور اور راولپنڈی علاج کے لئے تشریف لے گئے اور جب ربوہ واپس آئے تو بیماری بے حد آگے بڑھ چکی تھی دعائیں تو کرتے رہے اور امید بھی قائم رہی بیماری کی شدت کا اثر چڑھاؤ ہوتا رہا۔ آخری روز کا واقعہ (اعوذ باللہ من اعجابی بنفسی) ذکر کرتا ہوں۔

رات گیارہ بجے کے قریب جامعہ احمدیہ کے طالب علم عزیز عبدالمنان صاحب طاہر محترم سید میر محمود احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کا پیغام لائے کہ حالت بہت خراب ہے دعا کریں۔ میں نے دعا کی طرف توجہ کی تو یہ الفاظ سنائی دیئے۔

"قد انتہیٰ"

کہ آخری وقت آپہنچا ہے۔ پھر ایک نظارہ نظر آیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو میر داؤد احمد صاحب کے لانے کے لئے بھجوایا ہے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد اطلاع پہنچ گئی کہ محترم میر داؤد احمد صاحب فوت ہو گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

جناب میر صاحب مرحوم کو حدیث نبوی سے خاص شغف تھا۔ بڑی توجہ سے احادیث نبویہ کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ موسمی تعطیلات میں اساتذہ کو فرصت کا موقعہ ہوتا ہے۔ فضل عمر درس القرآن کلاس انہی تعطیلات میں منعقد ہوتی ہے کہ اس موقعہ پر جب بھی محترم جناب میر صاحب سے حدیث کا مضمون پڑھانے کے لئے کہا گیا انہوں نے نہایت خوشی اسے منظور فرمایا اور پورے شوق و انہماک سے طلبہ و طالبات کو پڑھایا ورنہ عام حالات میں اپنی خاکساری کی بناء پر وہ تقریر وغیرہ سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرتے تھے۔

مجلس ارشاد مرکزیہ میں مختلف مقالے پڑھے جاتے ہیں اس مجلس کے لئے مضمون اور مقرر کی منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عنایت فرماتے ہیں۔ خاکسار تجویز پیش کرتا ہے ایک دفعہ محترم جناب میر داؤد احمد صاحب مرحوم کا نام بھی مقرر ہو گیا۔ انہوں نے حضور کے ادب و احترام کے پیش نظر اس مرتبہ تو تقریر کر دی مگر آئندہ کے لئے پرزور اصرار و الحاح فرمایا کہ میرا نام تجویز نہ کیا جائے۔ میں نے از راہ مذاق ان سے کہا کہ اس شرط پر یہ بات مانی جا سکتی ہے کہ آپ بطور ناظر خدمت درویشان قادیان کے جلسہ پر جانے والوں میں میرا نام تجویز کر دیا کریں۔ انہیں تقریر سے بچنے کا اتنا جذبہ تھا کہ انہوں نے اس شرط کو مان لیا۔ اگرچہ اس کے بعد قادیان کے جلسہ کے راستہ میں دوسری رکاوٹیں پیدا ہو گئیں۔ یہ سب محترم میر صاحب کا خود نمائی سے بچنے کی فطری خواہش کا مبالغہ آمیز اظہار تھا۔

جس دوران محترم میر صاحب مرحوم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر تھے۔ اپنے فرض منصبی کے تحت انہیں تقریریں کرنی پڑتی تھیں اور وہ خوب تقریر کرتے تھے ایک مرتبہ وہ مجلس راولپنڈی کے اجتماع میں تقریر کے لئے تشریف لے گئے اس دن میں بھی وہاں تھا۔ انہوں نے عشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں ڈوبی ہوئی ایک نہایت موثر تقریر فرمائی جس کا لب لباب یہ تھا کہ عشق نبوی کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے ہر قول و فعل کی بلا چون و چرا تقلید کی جائے، دلیل سمجھ آئے یا نہ آئے وہی کرنا چاہیئے جو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل فرمایا ہے۔ اس تقریر کے بعد میں نے انہیں مبارک باد دی اور کہا کہ جن بعض ظاہری امور میں ہم لوگ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کو معمولی سمجھتے ہیں۔ یہ ہماری بڑی بھول ہے جہاں تک ممکن ہو ہر چھوٹی بڑی بات میں نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو اپنانا ہمارا فرض ہے۔ حضرت میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ وہ مخالف کی بات سننے کے لئے تیار رہتے تھے وہاں جب تک بات سمجھ نہ آجائے اپنی رائے پر پختہ رہتے تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احادیث نبویہ کی پیروی ان کا شعار تھا۔ ان کی طبیعت کسی قسم کی بدعت کو برداشت نہ کرتی تھی۔ بلکہ بظاہر وہ اس میں خود سے متشدد محسوس ہوتے تھے۔ اعتکاف اور دیگر عبادات بعینہا اسی طرح بجالانے کے حامی تھے جس طرح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے خود نہایت رقت اور پوری طرح سنوار کر عبادت ادا کرتے تھے جمعہ کے روز جمعہ سے پہلے جو بعض دعاؤں وغیرہ کے بعد اعلانات ہونے لگتے ہیں۔ میر صاحب مرحوم اس بنا پر انہیں ناپسند کرتے تھے کہ سنتیں پڑھنے والے نمازیوں کی توجہ میں اس سے خلل پڑ سکتا ہے۔ غرض آپ کی زندگی انفرادی اور اجتماعی عبادات میں بھی ایک عمدہ نمونہ تھی۔

نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ انہیں شدید قلبی ربط تھا۔ شاید وہ کسی احمدی کہلانے والے کی کسی دوسری کمزوری کو برداشت کر لیں۔ مگر نظام سلسلہ سے بغاوت اور خلافت کے خلاف ادنے سی بھی بے راہ روی ان کے لئے سخت ناقابل برداشت تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے عہد سعادت عہد میں انہوں نے پرورش پائی تھی حضور سے انہیں خاص عشق تھا۔ خلافت ثالثہ میں بھی ان کے اخلاص اور دلی وابستگی کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے وہ خلیفہ وقت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت اور ارشاد سے اختلاف کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ جب تک مشورہ کی بات رہتی وہ اپنی رائے نہایت ادب سے مگر پوری وضاحت کے ساتھ حضور کی خدمت میں پیش کر دیتے تھے۔ لیکن جب حضور فیصلہ فرما دیں تو محترم میر صاحب مرحوم سمعنا واطعنا کی مثال ہوتے تھے جزاہ اللہ احسن الجزاء و رفع درجاتہ فی الجنۃ العلیا۔

اللہ تعالیٰ نے محترم میر صاحب کو طبیعت کی شگفتگی عطا فرمائی تھی مجلس میں بڑے بڑے عمدہ لطائف بیان کرنا ان کا نیز تھا۔ ربوہ کی مدران جرائد کی مجلس کے فعال رکن تھے۔ اس مجلس کے جس اجلاس میں حضرت میر صاحب مرحوم نہ ہوں وہ پھیکا سا محسوس ہوتا تھا۔ ایک دن مزاح کے طور پر مجھے کہنے لگے کہ میرے دونوں بھائی تو آپ کے شاگرد ہیں مگر میں محفوظ رہا ہوں میں نے کہا کہ کیا محفوظ رہے آپ بھی مولوی غلام باری صاحب سیف کے شاگرد بن گئے جو میرے شاگرد ہیں۔ کہنے لگے جی آپ کے بیٹے عزیز عطاء الکریم اور عزیز عطاء المجیب تو میرے شاگرد ہیں۔ میں نے کہا

ھذہ بتلک

کا یہ سلسلہ تو جاری رہے گا۔ سچ یہ ہے کہ محلہ کی زندگی میں بھی میر داؤد احمد صاحب مرحوم ایک دلکش شخصیت تھے۔

محترم جناب میر داؤد احمد صاحب بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتے تھے عزیز سید سلیمان قمر سلمہ اللہ تعالیٰ کو سلسلہ اور سلسلہ کے خادموں کے احترام کی بہترین تربیت دی ہے۔ عام جماعتی اجتماعوں اور تربیتی و تعلیمی کلاسوں میں اسے بڑے تعہد سے شامل فرماتے اور خیال رکھتے کہ وہ صحیح طور پر استفادہ کرے۔ بفضل عمر درس القرآن کلاس میں بھی شمولیت کی تلقین فرماتے۔

حضرت میر صاحب مرحوم کی بڑی صاحبزادی عزیزہ امۃ المصور سلمہا اللہ تعالیٰ بی اے تک میری بچی عزیزہ امۃ الحکیم لطیفہ سلمہا اللہ تعالیٰ والی یوگنڈا کی ہم جماعت تھی۔ دونوں بچیوں میں جماعت میں امتحانات کے موقعہ پر علمی مسابقت جاری رہتی تھی۔ ایک امتحان میں تو دونوں کے نمبر برابر تھے۔ اور آدھا آدھا انعام ملا تھا۔ حضرت میر صاحب نے اپنے سب بچوں کی نہایت عمدہ تربیت فرمائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کا حامی و ناصر رہے۔ اللھم آمین۔

اس جگہ یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہے کہ محترم میر صاحب مرحوم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا جو بہترین طبعیہ اور ضخیم خلاصہ حضرت کے اپنے الفاظ میں "حضرت میرزا غلام احمد قادیانی" کے عنوان سے شائع فرمایا اس میں آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الباسط صاحبہ کا بڑا حصہ اس خاص تعاون کا آپ نے کتاب کے دیباچہ میں بڑے پیارے الفاظ میں تذکرہ فرمایا ہے جزاہما اللہ خیراً۔

باقی تو بہت ہیں مگر ایک بات کا ذکر کر کے اس مجالہ کو ختم کرتا ہوں اور وہ یہ کہ محترم میر صاحب کی طبیعت میں نفاست پسندی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ تعمیرات میں بھی عمدہ اور پائیدار تعمیر کروانے کا آپ کو خاص ملکہ تھا۔ آپ نے جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت کو اپنی خاص نگرانی میں تیار کروایا۔ اور ابھی جامعہ میں ایک عمدہ مسجد کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ تمام تعمیرات اور وہ سب طلباء و علماء جو محترم میر صاحب کے ذریعہ استفادہ کر کے میدان تبلیغ میں خدمات دینیہ بجا لا رہے ہیں۔ وہ ہمیشہ آپ کی بلندیٔ درجات کا ذریعہ ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی محترم سید داؤد احمد صاحب مرحوم کو اپنے خاص قرب سے نوازے اور ان کے بعد ان کے بچوں بچیوں اور جملہ اعزہ کو اپنے فضلوں سے نوازتا رہے آمین۔ صرف وہی ہمارا سہارا اور بھلا بھی کارساز ہے۔

مجالس انصار اللہ ضلع ساہیوال کا سالانہ اجتماع

۱۸ مارچ کو چک نمبر ۹/۱۱ میں زیر صدارت مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نمائندہ مرکز مجالس انصار اللہ ضلع ساہیوال کے اجتماع کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر مجلس نے انصار اللہ سے ان کا عہد دہرایا۔ اور اس کے بعد افتتاحی خطاب فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کے بعد مکرم حافظ عبدالرشید صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم اردو کلام خوش الحانی سے سنایا۔ محترم مرزا احمد بیگ صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید (نمائندہ مرکز) نے اعجاز اسلام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جدوجہد کے عنوان پر اور مکرم مولوی لطیف احمد صاحب مربی ساہیوال نے شان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جماعت احمدیہ کی نظر میں کے موضوع پر انصار سے خطاب فرمایا۔ پھر محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنی لکھی ہوئی ایک نعت رسول سنائی جس کے بعد مکرم محمد عبدالوہاب صاحب مربی اوکاڑہ اور خاکسار ڈاکٹر عطاء الرحمٰن ناظم انصار اللہ ضلع ساہیوال نے علی الترتیب "اخوت و مروت اور مہمان نوازی" "انصار اللہ کی ذمہ داریاں" کے مواضیع پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ خاکسار نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر انصار اللہ مرکزیہ کی ایک چٹھی بھی پڑھ کر سنائی جو اس اجتماع میں ذاتی طور پر شامل نہ ہو سکنے سے متعلق آپ نے لکھی تھی۔

اس کے بعد سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی جس میں مرکزی نمائندگان اور مکرم ضلع ساہیوال نے تحریری سوالات کے جوابات دیئے۔

اجتماع کا دوسرا اجلاس سوا دو بجے بعد دوپہر خاکسار ڈاکٹر عطاء الرحمٰن ناظم انصار اللہ ضلع ساہیوال کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مرزا احمد بیگ صاحب نے مقام خلافت پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ مکرم پروفیسر محمد خلیل صاحب نے "اطاعت نظام اور اس کی اہمیت" پر روشنی ڈالی۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب نے "تعلیم قرآن اور جماعت احمدیہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ساہیوال نے "نماز باجماعت کی ضرورت اور اہمیت" سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

آخر میں صدر اجلاس نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نمائندہ مرکز نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

دونوں اجلاسوں کے وقفہ میں مقامی مجلس کی طرف سے اجتماع میں شرکت کرنے والوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ اجتماع میں ضلع بھر کی ۳۴ مجالس میں سے ۲۴ مجالس کے نمائندوں نے شرکت کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہتر نتائج مرتب فرمائے۔ آمین

(ناظم مجالس انصار اللہ ضلع ساہیوال)

اطفال کے مرکزی امتحانات

والدین اور ناظمین و قائدین خدام الاحمدیہ کی یاددہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اطفال کے مستورہ۔ ہلال۔ قمر۔ بدر کے امتحانات ۲۵ مئی کو منعقد ہوں گے۔ کتب سمجھ یاد رکھنے کی باتیں کا زبانی امتحان بھی ہوگا۔ اس لئے اطفال کو کلاسز لگا کر اور علیحدہ گھروں میں بھی تیاری کروائی جائے۔ بچوں کو اس طرح مصروف رکھنا آوارگی سے بچایا جا سکتا ہے۔ "یاد رکھنے کی باتیں" کا کورس اس طرح تقسیم کیا گیا ہے مستورہ کے لئے ۵ تا ۱۰۔ ہلال ۱۱ تا ۱۳۔ قمر ۱۴ تا ۲۱۔ بدر مکمل رسالہ جو اطفال سارا سال زبانی یاد کر کے سنائیں گے ان کو امتیازی سند دی جائے گی۔ پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد آگاہ کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ محترمہ تین ماہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں بیماری کے لمبا ہو جانے سے ہم سب پریشان ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منیر محمد اسماعیل دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے منصوبہ کے مطابق ۱۹۶۲ء میں ربوہ میں ایک ہوسٹل بنام دارالاقامۃ النصرۃ قائم ہے جس میں نادار اور یتیم طلبہ رہائش رکھتے ہیں۔ اس ادارے کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

اس ادارے کیلئے یہ دوست ماہوار عطیہ عنایت فرماتے ہیں۔

مکرم سید عبدالرزاق شاہ صاحب
مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
محترمہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
مکرم حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
مکرم مرزا غلام احمد صاحب
" چوہدری عبدالواحد صاحب
" ڈاکٹر محمد احمد ظفر صاحب
" مولوی سلطان محمود صاحب انور
محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب
" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب
" کمیانی عبداللہ صاحب
" بشیر احمد صاحب خادم
" ممتاز احمد صاحب ہاشمی
" نصر اللہ خان صاحب ناصر
" حمید احمد صاحب خالد
" مرزا احمد مرتضیٰ صاحب
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی
" مرزا محمد حسین صاحب
" صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی۔
" شیخ فضل احمد صاحب
" شیخ فضل احمد صاحب (از طرف حضرت شیخ محمد الدین صاحب سابق محاسب عام)
" محمد اسلم صاحب قادری (از طرف والد صاحب مرحوم)
مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ (از طرف ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب کاشی مرحوم)
" ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب
مکرم ناصر احمد صاحب
" چوہدری کریم احمد صاحب
مکرمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ
مکرمہ نسیم اختر صاحبہ
" امۃ الحفیظ صاحبہ (از طرف مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم)
" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید جنود اللہ صاحب زکی مرحوم
" قدیر ارشاد صاحبہ (از طرف حرمت النساء بیگم مرحومہ)
" مجیدہ شاہ نواز صاحبہ
مکرمہ تسلیم بیگم صاحبہ
مکرم محمد عبدالقدیر صاحب
مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب
" ملک عبدالرب صاحب
" سیٹھ محمد صدیق بانی صاحب
" نسیم احمد صاحب باجوہ
" شیخ رفیع الدین احمد صاحب
" سیٹھ محمد یوسف صاحب

اور بعض دوست گاہے گاہے بھجواتے ہیں چنانچہ جن دوستوں نے تبلیغ / فروری ۱۳۵۲ ہش ۱۹۷۳ء میں عطیہ جات بھجوائے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب	ربوہ	۱ — ۰۰
" قاضی عبدالسلام بھٹی	ربوہ	۸۰ — ۰۰
" فضل الرحمٰن صاحب	ربوہ	۵ — ۰۰
" لطیف احمد صاحب طاہر سابق مبلغ انگلستان	ربوہ	۵ — ۰۰
" سید احمد شاہ صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ	ربوہ	۲ — ۵۰
" مولانا ظہور حسین صاحب	ربوہ	۱۰۰ — ۰۰
" نسیم مہدی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ		۱ — ۰۰
" صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب از طرف حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب		۲۵ — ۰۰
" وسیم احمد کشمی صاحب جماعت نیم	ربوہ	۲۵ — ۰۰
" مبارک احمد صاحب		۳۵ — ۰۰
" محمد زکریا صاحب متعلم جامعہ احمدیہ		۲ — ۰۰

(باقی)

دعوتِ ولیمہ و درخواستِ دعا

مورخہ ۱۹ اپریل ۷۳ء کو مکرم مرزا عبدالحمید صاحب آف میرپور خاص (سندھ) نے اپنی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں اہالیان ربوہ میں سے ایک کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔ مکرم مرزا عبدالحمید صاحب کا نکاح محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم مرزا احمد بیگ صاحب آف سانگلہ ہل ضلع سرگودھا سے چھ ہزار مہر پر مکرم مولوی لطیف احمد صاحب مربی سلسلہ نے مسجد احمدیہ ساہیوال میں ۲۷ مارچ ۷۳ء کو بعد نماز مغرب پڑھا تھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۱۹ امان ۱۳۵۲ ہش کو اپنے فضل سے بچی عطا فرمائی ہے۔ جو مکرم میاں دین محمد صاحب کی پوتی اور مکرم عبدالحق صاحب خادم کی نواسی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "عطیۃ القدیر" تجویز فرمایا ہے۔ قارئین دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور اپنے فضلوں کی وارث بنائے آمین۔

(عبدالمالک ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

ضرورت

ربوہ میں ۴ چھوٹے بچوں کو جو کہ قریباً ۴ سال سے لے کر ۱۰ سال تک عمر کے ہیں پڑھائی کے لئے بھجوانا ہے اور ان کے لئے ایک دیندار اور مہذب عورت کی ضرورت ہوگی جو کہ ان کے کھانے وغیرہ اور دیگر ضروریات کی دیکھ بھال کر سکے۔ الگ مکان میں رہائش ہوگی۔ خواہش مند مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں ساتھ ہی تنخواہ وغیرہ کا بھی لکھ بھیجیں۔

سمیع اللہ شفا میڈیکو پوسٹ بکس نمبر ۷۳۔ چوک میو ہسپتال لاہور

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ
آنکھوں کی ہر قسم کی امراض
خارش۔ پانی بہنا۔ موتیا بند وغیرہ کیلئے
لاجواب تحفہ قیمت فی شیشی ۵ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

دانت اور مسوڑھے

خراب ہوں تو خون پیپ اور جراثیم خوراک کے ساتھ معدہ اور انتڑیوں میں پہنچ کر کئی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ ایمرجنسی کیریز ٹوتھ پیسٹ کیلوریز دانتوں کا بہترین علاج ہے
تفصیلی رسالہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ ۶۰۶

ہماری ادویات

نمک نور — پیٹ کے جملہ امراض کیلئے ۵۰ ٹکیہ ۱/۳۰ روپے
نور امرت دھارا — ۱۰۰ بیماری ایک دوا شیشی کلاں ۱/۲۵ خوراک ۶۲ پیسے
امرت بوٹی — سے جسم کو مضبوط بنائیے ۶۰ گولی ۵/-
روپ نکھار — رنگت کو نکھارتا ہے۔ فی شیشی ۲/۵۰
سرمہ نور عالم — آنکھوں کی جملہ امراض کیلئے فی شیشی ۶۲ پیسے
براہ راست منگوانے کا پتہ: شاہ نور فارمیسی ٹنڈو الہ یار سندھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم سید میر داؤد احمد صاحب کی وفات کے المناک سانحہ پر طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ ربوہ کی قرار داد تعزیت

محترم میر صاحب مرحوم زندگی کے آخری سانس تک جامعہ احمدیہ کی ترقی کیلئے دلسوزی اور لگن سے کوشاں رہے

"طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ کا یہ اجلاس مکرم و محترم سید میر داؤد احمد صاحب طاب مثواہ و اعلیٰ درجاتہ فی علیین کی اندوہناک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اس ادارہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں سے اس لئے رکھی گئی تھی تا اس ... ... ادارے کے فارغ التحصیل حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی قائم مقامی میں جماعت کی علمی خدمات سرانجام دیں اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سرگرم مجاہد ہوں مرحوم میر صاحب اس ادارہ کے سولہ برس تک سربراہ رہے۔ انہوں نے حضرت مسیح پاکؑ کی اس خواہش کی تکمیل کے لئے زندگی کے آخری سانس تک جس درد، دلسوزی اور لگن سے کام کیا اس کے نتائج آج ظاہر و باہر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج جامعہ احمدیہ کا ہر فرزند آپ کی جدائی کو شدت سے محسوس کرتا ہے۔

آپ سے پہلے ایک نازک وقت میں آپ کے والد محترم حضرت سید میر اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مدرسہ احمدیہ کا سربراہ مقرر فرمایا تھا اور احباب جماعت جانتے ہیں کہ کس طرح حضرت میر صاحب نے مدرسہ احمدیہ کی کایا پلٹ کر رکھ دی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے سہارے ایک فتنہ پرداز کی ہر امید کو ناکام و نامراد بنایا تھا۔

سچ ہے الولد سر لابیہ۔ اس عظیم باپ کا عظیم فرزند۔ خلیفۂ وقت کی بے مثال اطاعت، شفقت اور رہنمائی کی مشعل ہاتھ میں لئے وابستگان جامعہ کی علمی اور عملی ترقی کے لئے کوشاں رہا۔ جامعہ کی ترقی اور بہبود کے لئے انہوں نے دن رات ایک کر دیئے اور حق یہ ہے کہ اس غرض کے لئے انہوں نے اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی۔ آپ کی یہ کوشش تھی کہ طلباء کا علمی معیار بلند ہو وہ جفاکش اور وقت کے پابند ہوں سلسلہ کی ہر خدمت کے لئے خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر دل و جان سے لبیک کہنے والے ہوں۔

وہ نہ صرف اساتذہ کے ہمدرد و ناصح بلکہ طلباء کے دوست ان کی ہر فکر کو اپنی فکر اور ان کے ہر دکھ کو اپنا دکھ سمجھتے تھے رمضان کے مقدس مہینہ میں وہ اپنے آقا و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ" شہد مائدہ پر عمل کرتے ہوئے طلباء کو ساتھ لے کر کمر کس لیتے اور صرف زبانی ہدایات سے نہیں عملی نمونہ سے رہنمائی فرماتے کہ یہ بابرکت مہینہ جاگنے اور عبادت کے لئے ہے سونے اور آرام کے لئے نہیں۔

الغرض جامعہ کی یہ ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مرحوم کی مساعی کی مرہون منت ہے ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ سے نہایت درد اور ادب سے معروض ہیں کہ ہم اساتذہ اور طلباء بھی محترم میر صاحب کے پس ماندگان میں سے ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جامعہ کے اساتذہ اور طلباء کو حضرت مسیح پاک اور آپ کے خلفاء کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سلسلہ کے ہر حکم اور آواز پر ہم لبیک کہنے والے اور جس طرح مرحوم معفور نے زندگی کے آخری لمحات میں ہمیں پیغام دیا ہے ہماری تمام صلاحیتیں سلسلہ کے لئے وقف ہوں۔ خلیفۂ وقت کی آنکھ ہمیشہ ہماری جانب سے ٹھنڈی رہے۔ اسلام اور احمدیت کے لشکر میں اس ادارہ کے وابستگان ہراول دستہ ہوں ہمارے خون کا ہر قطرہ اور آخری قطرہ بھی اسلام اور احمدیت کی فتح کے لئے بہے۔ نیز دعا فرمائیں کہ ہم سے جدا ہونے والے ہمارے قائد کو اس کی التجا کے مطابق رحیم و کریم آسمانی آقا بغیر حساب کے اپنی مغفرت کی سواری میں لپیٹ لے۔ اسے نفس مطمئنہ عطا ہو۔ خدا کی رضا کی آغوش اس کا مسکن ہو اور اس کی ابدی رحمتوں کے انجار تلے اس کا بسیرا ہو۔ اور اس کی روح کو اس کے مالک حقیقی کی یہ ندا سنائی دے۔

یا ایتھا النفس المطمئنۃ
ارجعی الی ربک راضیۃ
مرضیۃ فادخلی فی عبادی
وادخلی جنتی

والسلام

ہم ہیں طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ ربوہ

زکوٰۃ امام وقت کے پاس آنی چاہیئے

کسی صاحب نصاب فرد یا عہدیدار جماعت کے لئے واجب نہیں ہے کہ وہ زکوٰۃ کی کوئی رقم یا اس کا کوئی حصہ از خود کسی جگہ خرچ کرے۔ اگر کسی صاحب نصاب کے نزدیک اس کا کوئی غریب رشتہ دار یا کوئی اور مقامی شخص امداد دیئے جانے کا مستحق ہو تو صاحب نصاب دوست کو چاہیئے کہ اپنی زکوٰۃ کا کچھ حصہ ان میں تقسیم کرنے کے لئے حضور اقدس سے قبل از وقت منظوری حاصل کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ کے مال پر زکوٰۃ دینے والے یا زکوٰۃ جمع کرنے والے کا کوئی تصرف نہیں ہوتا۔ زکوٰۃ کی تقسیم کا حق صرف امام وقت کا ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

مرکزی بزم حسن بیان کے چوتھے اجلاس کی مختصر روداد

ماہ اپریل کے شروع میں شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مرکزی بزم حسن بیان کا چوتھا اجلاس زیر صدارت محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل بعد نماز عصر ایوان محمود کے لان میں اپنی سابقہ روایات کے مطابق منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مظفر احمد صاحب منصور طالب علم جامعہ احمدیہ نے کی ازاں بعد اس اجلاس کے خصوصی مہمان اور مقالہ نگار محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے "فری میسن تحریک کا ماضی اور حال" کے عنوان پر ایک گھنٹہ تک اپنا تحقیقی اور معلومات افزا مقالہ پڑھا مقالہ کے بعد صاحب صدر کی اجازت سے نصف گھنٹہ تک سامعین کے سوالات کا اور فاضل مقالہ نگار کی طرف سے جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ آخر میں مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مہتمم تعلیم نے محترم چوہدری صاحب موصوف اور حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ صاحب صدر نے صدارتی ریمارکس میں شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف منعقد ہونے والے ان جلسوں کی تعریف فرمائی۔ اور خصوصاً اس مقالہ کی افادیت کو سراہا۔ صاحب صدر نے احباب جماعت کو علمی اور تحقیقی کاوشیں جاری و ساری رکھنے کی بھی تلقین فرمائی۔ اس اجلاس میں ربوہ اور قریبی مجالس خدام الاحمدیہ سے کثیر تعداد میں احباب نے شمولیت فرمائی۔

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا رفیع منور عمر چار سال آج کل گلے کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے احباب جماعت اس کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(منور احمد قمر۔ سکندر آباد۔ میانوالی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

داخلہ ایم اے عربی تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایم اے عربی کلاس میں داخلہ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۷۳ء سے شروع ہوگا۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔

مستحق اور قابل طلبہ و طالبات کو بیگم عطاء اللہ میرٹ سکالرشپ دیا جائے گا جو بشرط محنت و عمدہ کارکردگی دو سال جاری رہے گا۔

طالبات کے لئے تدریس کا باپردہ انتظام ہے اور رہائش کے لئے ہوسٹل جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ میں عمدہ انتظام موجود ہے۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا ایم اے عربی کے نتائج کا گزشتہ سالوں میں ریکارڈ خدا تعالیٰ کے فضل سے شاندار ہے طلباء و طالبات یونیورسٹی میں پوزیشن بھی لیتے رہے ہیں اور ماحول نہایت پرسکون ہے۔ فارم داخلہ و پراسپکٹس دفتر کالج سے طلب کریں۔

محمد علی چوہدری
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ